ہماری دلی خواہش ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں قائم ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍ مارچ ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:-

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۱﴾ (الرّوم: ۶۱)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت سے صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدے چھ کروڑ سے اُوپر نکل گئے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

جلسہ سالانہ پر مَیں نے اڑھائی کروڑ کی اپیل کی تھی جو وعدے بیرون پاکستان سے مل رہے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ بیرون پاکستان کے وعدے بھی تین کروڑ سے اُوپر پہنچ جائیں گے اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔ اس وقت بھی دو کروڑ بیس لاکھ کے وعدے بیرون ملک سے پہنچ چکے ہیں اور مجھے علم ہے کہ پچاس لاکھ کے وعدے اس کے علاوہ بھی دو ایک ہفتوں میں پہنچ رہے ہیں لیکن ہمیں بہت سے بیرونی مقامات کے وعدہ جات کا علم نہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ تین کروڑ کے لگ بھگ شاید تین کروڑ سے اُوپر بیرون پاکستان کے وعدے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بشاشت سے اِن قربانیوں کو دینے کی توفیق جماعت احمدیہ کو دی۔ اس قدر وعدے وصول ہو جائیں گے؟ اتنی ذمہ داری مالی لحاظ سے جماعت اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے گی؟ ہمارے ساتھ جو تعلق رکھنے والے ہیں اور ابھی جماعت

سے باہر ہیں اُن کو بھی کبھی یہ خیال نہیں آ سکتا تھا لیکن ہر گھڑی ہماری زندگی کی، اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی نظر نہیں آتی۔ یہ اُسی کی رحمت ہے جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ ہمیں شیطانی یلغار سے محفوظ رہنے کی تدبیر بھی کرنی چاہیئے۔ ہمیں یہ دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ طاقت عطا کرے کہ اِن وعدوں سے بھی زیادہ اموال اُس کے قدموں پر رکھ پائیں اور اللہ تعالیٰ ہماری اِن حقیر قربانیوں کو قبول کرنے اور اُن کے وہ نتائج نکالے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی اُس قدر اچھے اور حسین اور احسن نتائج نہیں آ سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ جب خدا تعالیٰ قربانیوں کو قبول کرتا ہے تو دُنیا میں حسد بھی پَیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں حاسدین کا ایک گروہ پَیدا ہو جاتا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے الہام میں بھی اِس طرف متوجہ کیا گیا ہے اور حاسدین کے اس گروہ کے سامنے آ جانے سے دو فائدے ہیں جو ہم حاصل کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے سامنے ہماری عاجزی زیادہ نمایاں ہو کر آ جاتی ہے اور دوسرے ہمارے عزم اور ہماری ہمّت میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور ہماری زندگی کا یہ پہلو اور ہماری رُوح کا یہ زاویہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے والے ہیں اور ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ یہ بات ہمیں زیادہ شدّت کے ساتھ مقابلہ کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو الٰہی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کا یہ یقین نہیں مثلاً اس زمانہ میں یہ ہم کہیں گے کہ جن کو یہ یقین نہیں کہ مادی دُنیا کی اِس قدر ترقی کے زمانہ میں اسلام کے دوبارہ غالب آ جانے کا کوئی امکان ہے۔ جن کو یہ یقین نہیں وہ اُس جماعت کو بھی اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اِس پختہ یقین پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے سچّے ہیں وہ پُورے ہوتے ہیں اور دنیا کا کوئی منصوبہ اُنہیں ناکام نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے فرمایا:۔ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ جو خُدائی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے وہ دھوکہ دہی سے مومن کو اُس کے مقامِ معرفت اور مقامِ یقین سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے دھوکے میں مومن نہیں آیا کرتا۔ مومن کو تو یہ حکم ہے اور اُس کی زندگی اِس حکم کی عملی مثال ہے کہ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے وہ پُورا ہوگا۔ اس لئے استقلال کے ساتھ اور صبر کے ساتھ انتہائی قُربانیاں دیتے ہوئے، مالی بھی اور جانی بھی اور دوسری ہر قسم کی، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ کیونکہ تمہاری ہی جھولیوں میں خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کے پورا ہونے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا پھل گرنے والا اور تمہیں ہی ان سے فائدہ پہنچنے والا ہے۔ مخالف اپنی مخالفت میں بڑھتا ہے اور مومن اپنے یقین میں ترقی کرتا ہے۔ مخالف اپنے منصوبوں کو تیز کرتا ہے اور مومن اپنے سر کو اَور بھی جھکا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اعمال بجالاتا ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اُسے حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُسے ملتی اور فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل ہوتیں اور اُس کا ہاتھ بٹاتیں اور کامیابی کی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ جُھک کر یہ درخواست کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم کمزور ہیں۔ ہم کمزور سہی اے ہمارے ربّ! لیکن ہم نے تیرے دامن کو پکڑا ہے اور تیرے اندر کوئی کمزوری نہیں۔ اس لئے جب ہم تیری پناہ میں آگئے تو ہمیں ڈر کس بات کا؟ سوائے اس ڈر کے کہ کہیں اپنی کسی غفلت اور کوتاہی اور کمزوری اور بے ایمانی کے نتیجہ میں تُو ہمیں جھٹک کر پَرے پھینک دے اور تیری حفاظت ہمارے شامِل حال نہ رہے، جب تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت انسان کے ساتھ ہے جب تک اسے اُس کی نصرت ملتی رہتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے پیار کا سایہ اُس کے سر پر ہوتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُس کی مدد کے لئے آسمانوں سے اُترتے رہتے ہیں اُس وقت تک مومن جو خدا کی طرف خود کو منسوب کرتا اور اُس کے حضور قربانیاں پیش کرنے والا ہے صبر اور استقلال کے ساتھ اُس مقصد کی طرف (جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ) حرکت کرتا ہے اور آخر کامیاب ہوتا ہے اور اس دُنیا میں بھی وہ پاتا ہے جو خُدا سے دُور رہنے والے کبھی پا نہیں سکتے اور عقبٰی میں بھی وہ اُس کو ملے گا جس تک خود مومن کا بھی تخیل اس دُنیا میں نہیں پہنچ سکتا۔ کہا گیا وہاں وہ ہوگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔ اُن لذّتوں کا تو ذکر ہی کیا کیونکہ ہمارے اِدراک سے وہ باہر ہیں اور ہماری عقل وہاں تک پہنچ نہیں سکتی لیکن اس دُنیا میں جو جنت اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے پیدا کی اور جسے صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

دُنیا میں حاصل کیا۔ یہ جنت آج پھر ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اور آسمان کے سارے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ ہمت کر کے عزم کے ساتھ اپنے پورے ایمان اور اخلاص اور قربانی اور ایثار کے ساتھ ہم نے ان دروازوں کی طرف بڑھنا ہے اور ان میں داخل ہو کر اس زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کر لینا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے بے وقوف ہے وہ مخالف، خواہ وہ سیاسی اقتدار رکھتا ہو، دنیاوی وجاہت رکھتا ہو یا مادی اموال رکھتا ہو۔ جو یہ سمجھتا ہو کہ چونکہ اُسے الٰہی وعدوں پر یقین نہیں اس لئے وہ جماعت احمدیہ کو بھی الٰہی وعدوں سے پَرے ہٹانے میں کامیاب ہو جائے گا یہ تو ہو نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی رحمت سے ہمیں ایمان اور یقین اور معرفت اور محبت اور ایثار کے مقام پر کھڑا کیا ہے اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو یہ کمزور انسان ایک لحظہ کے لئے بھی ان تمام مخالفتوں کے ہوتے اس مقام پر کھڑا نہ رہ سکتا۔

ہمارے سر اس کے حضور جُھکتے ہیں ہماری روح اُس کی حمد سے بھری ہوئی ہے ہم اس کے پیار کو دیکھتے ہیں ایک لحظہ کے پیار کو دُنیا کی ساری دولتوں سے زیادہ قدر والا اور زیادہ قیمتی پاتے ہیں اور اُسے چھوڑ کر کسی اَور طرف منہ نہیں کر سکتے۔ دھوکہ میں ہیں وہ جو جماعت کے متعلق اس کے خلاف کچھ سمجھتے ہیں اور مجنون ہیں وہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی دُھن کے پکّے لوگوں کا یہ گروہ جو احمدیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے یہ ناکام ہو سکتا ہے جو پیدا کرنے والے رب کی گود میں بیٹھ کر زندگی گزارنے والا جو اس کے پیار کے ہاتھ کو اپنے سر پر اور اپنے سینہ پر اور اپنی پیٹھ پر پھرتے محسوس کرنے والا ہے جس کے کان میں اُس کی آواز آ رہی ہے کہ اسلام غالب آ کر رہے گا اور تمہارے ذریعہ سے غالب آئے گا۔ جس کے دل میں یہ یقین ہے کہ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوتے ہیں وہ قربانیوں سے ڈرا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقام کو چھوڑا نہیں کرتا۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ مجنون ہے وہ جو یہ سمجھتا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مِشن، اپنے مقصد میں کہ اسلام پھر دُنیا میں غالب آئے، ناکام ہو گی اسلام غالب آئے گا انشاء اللہ۔ اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہے چند دِنوں میں آپ نے یہ نظارہ دیکھا۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جو یہ سمجھتے ہوں گے کہ اڑھائی کروڑ کی اپیل کر

دی ہے۔ اتنی بڑی مالی قربانی تو شاید یہ جماعت نہ دے سکے لیکن ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے یہ پیغام بھیجے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے کہ آپ نے تھوڑی قربانی مانگی ہے اڑھائی کروڑ سے بہت زیادہ مانگنی چاہئے تھی۔ اپنے عمل سے انہوں نے ثابت کیا کہ جو کہا گیا تھا وہ بھی دیا (یعنی اڑھائی کروڑ کے وعدے کر دیئے) اور جو امید ظاہر کی گئی تھی کہ پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گا اُس خواہش کو بھی پورا کر دیا اور اس اصول کو بھی عملاً ظاہر کر دیا جو اللہ تعالیٰ کا ایک اصول ہے۔ ایک بنیادی چیز ہے، بنیادی سلوک ہے اس کا ہمارے ساتھ کہ جتنی ضرورت ہوتی ہے اُتنا وہ سامان کر دیتا ہے۔ اس لئے مَیں نے پچھلے خطبہ میں لاہور کی جماعت سے کہا تھا۔ لاہور میں مَیں نے خُطبہ دیا کہ دراصل تو اڑہائی کروڑ یا پانچ کروڑ کا سوال نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے علمِ غیب میں غلبۂ اسلام کے لئے ان پندرہ سالوں میں بیس کروڑ کی ضرورت ہوئی تو اللہ تعالیٰ اپنے علمِ غیب کے نتیجہ میں جتنی بھی ضرورت ہو گی وہ تمہیں دے دے گا اور اس کے راستہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکے گی لیکن جو ہماری ذمہ داری ہے جس کی طرف مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ فخر نہ پیدا ہو، غرور نہ پیدا ہو، تکبّر نہ پیدا ہو، سر ہمیشہ زمین کی طرف جُھکے رہیں تاکہ وہ حدیث ہمارے حق میں بھی پوری ہو جس میں کہا گیا تھا کہ جب خدا کا ایک مخلص بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے اور تواضع کی راہوں پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک اُس کی رفعتوں کا سامان کر دیتا ہے۔ ساتویں آسمان تک پہنچ کر بھی ہمارا دل خوش نہیں بلکہ اس سے بھی بلندتر اور ارفع جو چیز ہے یعنی خدا تعالیٰ کا پیار وہ ہمیں ملنی چاہیئے اس میں یہی اشارہ ہے کہ تمہاری کوشش کے نتیجہ میں ساتواں آسمان تمہیں ملے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں اس کا ثواب جو کوشش سے زیادہ ملا کرتا ہے یعنی اُس کی رضا وہ تمہیں مل جائے گی۔

پس ہم تو خدا کے پیار کے بُھوکے ہیں اور ہمارے دل میں تو یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دُنیا میں قائم ہو اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظمت قائم ہو انسان کے دل میں جس عظیم مقام پر اللہ نے آپ کو کھڑا کیا۔ ہماری تو یہ خواہش ہے ہم تو ناچیز ذرّے خدا تعالیٰ کے پاؤں کی گرد سے بھی حقیر ہیں (اگر تمثیلی زبان میں خدا تعالیٰ کے پاؤں کا ذکر کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے پاؤں کے ساتھ جو ذرّے مٹّی کے لگ سکتے ہیں ہم میں تو وہ بھی طاقت

نہیں ہے) لیکن یہ اس کی رحمت ہے کہ وہ پیار سے ہمیں پکڑتا پیار سے ہمیں اٹھاتا اور اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور ہمیں یہ تسلّی دیتا ہے کہ اِدھر اُدھر کیوں دیکھتے ہو۔ ساری دُنیا مل کر بھی تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ناکام نہیں کر سکتی۔

پس ہمارے دل حمد سے لبریز ہیں کہ چھ کروڑ سے اوپر تک وعدے پہنچ گئے اور ہماری روح اور ہمارا ذہن اُس کے حضور نہایت عاجزی سے جُھکا ہوا یہ دعائیں کرتا ہے کہ وہ اپنی رحمت سے، نہ ہمارے کسی فعِل سے اور ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں ہمیں کامیاب کرے اور ہمیں غلبۂ اسلام کے دن دیکھنے نصیب ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱؍ اپریل ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ تا ۴)

❁❁❁